مسواک

سنتِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ہماری زِندگی !

از :

محمد عمر قاسمی کاماریڈی

مسواک

سنتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور ہماری زندگی

از

محمد عمر قاسمی کاماریڈی

+91 79897 46942

نمبر شمار	مشمولات	صفحہ نمبر
۱	تقریظ	۴
۲	مسواک کی اہمیت	۶
۳	نبوی زندگی میں مسواک کا معمول	۸
۴	حضراتِ صحابہ کرامؓ کا اہتمام	۱۲
۵	اسلام میں مسواک کرنے کی حکمت	۱۵
۶	مسواک اور جدید سائنس	۱۷
۷	مسواک کے فوائد	۱۸
۸	مسواک کے چند ضروری مسائل	۲۱
۹	جن اوقات میں مسواک مستحب ہے؟	۲۳
۱۰	سنتوں سے دوری کا انجام	۲۴
۱۱	مسواک: سنت زندہ، مگر امت غافل	۲۶
۱۲	ترکِ سنت کا وبال اور اتباع سنت کا انعام	۲۷
۱۳	خلاصئہ کلام	۲۹
۱۴	مراجع ومصادر	۳۱

﴿تقریظ﴾

مرشدی ومحبوبی حضرت مفتی سید احمد اللہ غوری صاحب نقشبندی مجددی دامت برکاتہم

(خلیفہ مجاز حضرت مولانا حافظ پیر ذوالفقار احمد صاحب نقشبندی مجددی دامت برکاتہم)

مؤمن کے لیے اتباعِ سنت وہ سرمایہ حیات ہے کہ اگر اس کے قلب وجگر کے کسی گوشے میں آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کے تعلق سے ذرا سی بھی عشق و وارفتگی کی چنگاری سلگ رہی ہو تو اس کا رُواں رواں اس کا ثبوت دے رہا ہوگا۔

ایک مسلمان کا یقین ہے کہ اس کا اسلام ایمان حقیقی سے اسی وقت مبدّل ہوگا جب وہ سنتِ رسول کو اپنی ذات کی شناخت وصفات کی پہچان بنالے۔ اسے پتہ ہے کہ آقا سے محبت کا صرف دعویٰ کافی نہیں کہ محبت تو اظہار چاہتی ہے، اسی لیے ایک سچا عاشقِ رسول اپنے نبی علیہ السلام کی ایک ایک ادا سے اپنے آپ کو مستقل مزین کرتا رہتا ہے، انگ انگ کو ٹٹولتا رہتا ہے کہ کہیں وہ آقا کی روش وطرز سے الگ راہ تو نہیں بنا رہا؛ اس لیے کہ وہ جانتا ہے کہ یہی وہ اتباعِ مطلوب ہے جس پر خالق و مالک پروردگار کی جانب سے بندے کو مژدۂ محبتِ ذاتی نصیب ہوتا ہے۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین میں یہ وارفتگی اس قدر شدید تھی کہ انہیں اپنے آقا ومولیٰ کے رنگ کے سوا کوئی رنگ نہ بھاتا تھا، نہ انہیں اپنی جانب لبھاتا تھا۔ وہ سنتِ نبوی کے سانچے میں ایسے ڈھل جاتے تھے کہ اجنبی شخص کے لیے یہ فرق کرنا مشکل ہوجاتا کہ کون تابع ہے اور کون متبوع؟ اصل ونقل میں تمیز نہیں کر پاتا؛ یہاں تک کہ سوال کر بیٹھتا ''أَيُّكُم مُحَمَّدٌ؟''

مرورِ زمانہ کے اثرات اور اس مبارک ومسعود دور سے دوری کا نتیجہ کہ بعض سنتیں تو

اجنبی ہی ہوگئیں کہ اکثر عوام اس سے لاعلم اور اکثر طبقۂ خواص عملاً اس سے غافل، جب کہ محبوب علیہ السلام کا ایک ایک عمل بارگاہِ الٰہی میں تقرب وقبول کا سبب اور بہانہ ہے؛ بلکہ اپنے گرے پڑے اور ٹوٹے پھوٹے اعمال کو سندِ قبولیت سے نوازنے کا سب سے مضبوط ذریعہ، اسے سنت کے نور سے سجانا اور سنوارنا ہے۔

مختلف انتہائی اہم ترین سنتوں میں سے ایک سنت ''مسواک'' کی ہے، جس کے تعلق سے نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: ''اگر میری امت پر تنگی کا مجھے خدشہ نہ ہوتا تو ہر نماز کے وقت انہیں مسواک کرنے کا پابند بناتا۔''

قربان جائیں آقا صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ اہمیت بھی ظاہر کردی، اپنی شفقت بھی بتادی اور بہ زبانِ حال پیغام بھی دے دیا کہ اگر اس عمل کو اختیار کرلوگے تو میرے قرب کی نعمت کے حامل بن جاؤگے۔ مسواک کے اہتمام کا سب سے اہم اور حاصلِ زیست فائدہ ''خاتمہ بالخیر'' کی بے بدل نعمت ہے۔

عزیزم مولانا محمد عمر قاسمی سلمہ ساکن کاماریڈی تلنگانہ ماشاء اللہ لکھنے پڑھنے کا ذوق صحیح رکھتے ہیں، قلم سے رشتہ استوار رکھنے کے لیے مختلف تحریری مشاغل سے اپنے کو وابستہ رکھے ہوئے ہیں، اسی ضمن میں انہوں نے اسی سنتِ مسواک کے اہتمام کے عنوان پر دورانِ مطالعہ ایک سیر حاصل مضمون قلم بند کیا جسے اب وہ کتابچے کی شکل میں ڈھالنے جارہے ہیں۔

اللہ پاک ان کی اس کاوش کو قبول عام عطا فرمائیں اور انہیں اخلاص کے ساتھ مزید اس نوع کی خدمات جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ (آمین)

مفتی سید احمد اللہ غوری نقشبندی مجددی

كان الله له عوضًا عن كل شيء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اسلام سچا دین اور پاکیزہ مذہب ہے، جس نے اپنی پاکیزہ اور روشن تعلیمات وہدایات کے ذریعہ بنی نوعِ آدم کو طہارت ونظافت اور پاکیزگی وستھرائی کا درس دیتے ہوئے اس کا پابند بنایا، اور پاکیزگی کی اہمیت کو اجاگر کرتے ہوئے کہیں تو اُسے نصفِ ایمان قرار دیا تو کہیں نماز (جیسی مہتم بالشان عبادت) کے لئے کنجی اور چابی کی حیثیت بخشی، صرف یہی نہیں؛ بلکہ حصولِ طہارت حبِ الٰہی کا موجب اور مغفرت وبخشش کا باعث بھی ہے؛ چناں چہ من جملہ اسبابِ طہارت کے ایک چیز ''مسواک'' بھی ہے؛ لیکن مسواک ہے کیا؟ مسواک: رب کی رضا، ہر مرض سے شفا، سنتِ انبیاء، تقاضۂ فطرت، منہ کی صفائی، ازدیادِ اجر کا باعث اور قربِ ملائک کا موجب ہے؛ علاوہ ازیں مسواک میں جسمانی اور طبی اعتبار سے جہاں بے شمار فائدے شامل ہیں تو وہیں روحانی پاکیزگی ونورانیت اور اخروی اجر وثواب بھی مضمر ہے، اسی حقیقت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے سرکارِ دو جہاں ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسواک منہ کی پاکی وصفائی اور رب کی رضا وخوشنودی کا ذریعہ ہے: ''اَلسِّوَاکُ مَطْهَرَةٌ لِّلْفَمِ وَمَرْضَاةٌ لِّلرَّبِّ'' (١)

مسواک کی اہمیت

مسواک کرنا بالاتفاق مسنون عمل ہے، (قطعِ نظر اس سے کہ وہ سننِ وضو میں سے ہے کہ سننِ نماز میں سے) البتہ مسواک کی فضیلت اور خوبی میں اس سے بڑھ کر اور کیا بات ہوگی کہ یہ سید الانبیاء حضرت محمد ﷺ کا محبوب عمل ہونے کے ساتھ ساتھ تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی معمول بہا سنت بھی ہے؛ نیز محسنِ انسانیت ﷺ نے متعدد احادیثِ مبارکہ میں

(١) سنن نسائی، کتاب الطھارۃ، باب فضل السواک، حدیث: ٥

مسواک کی اہمیت وضرورت، فضائل وفوائد، اور اس پر مرتب ہونے والے اجر وثواب سے امت کو آگاہ کیا، اور یہ حقیقت بھی اپنی جگہ مسلم ہے کہ وضو کے سنن وآداب میں سے کسی اور عمل پر اتنی تاکید نہیں فرمائی گئی جتنی کہ مسواک کے تعلق سے، تقریباً چالیس احادیثِ مبارکہ مروی ہیں؛ چناں چہ سطورِ ذیل میں مسواک کی فضیلت کے تعلق سے سرورِ کونین ﷺ کے چند ارشادات وفرمودات سپردِ قرطاس کیے جاتے ہیں؛ تاکہ اندازہ ہو کہ عنداللہ اس کی مقبولیت و محبوبیت کا کیا مقام ہے؟

چناں چہ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''مسواک کرنا منہ کی صفائی کا سبب اور اللہ تعالیٰ کی رضامندی کا باعث ہے'' (۱)

دوسری ایک روایت میں فرمایا: ''حضرت جبرائیل علیہ السلام جب بھی میرے پاس آتے تو مجھے مسواک کرنے کا حکم دیتے؛ یہاں تک کہ مجھے ڈر ہونے لگا کہ کہیں میں مسواک کی زیادتی کی وجہ سے اپنے منہ کے اگلے حصہ کو چھیل نہ ڈالوں'' ''مَا جَائَنِی جِبْرِیلُ عَلَیْهِ السَّلَامُ قَطُّ إِلَّا أَمَرَنِی بِالسِّوَاکِ لَقَدْ خَشِیتُ أَنْ أُحْفِیَ مُقَدَّمَ فِیَّ'' (۲)

سید الملائکہ حضرت جبرائیل امینؑ کے اس قدر کثرت سے حکم دینے اور بار بار تاکید کرنے سے نبی اکرم ﷺ کو اس کی فرضیت کا احتمال ہونے لگا تھا، اور ان خیالات کا اظہار آپ نے متعدد دفعہ اس طرح فرمایا کہ ارشاد گرامی ہے کہ: ''اگر مجھے اپنی امت پر گرانی اور مشقت کا ڈر نہ ہوتا تو میں ان کو ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیتا''

---

(۱) سنن نسائی، کتاب الطھارۃ، باب فضل السواک، حدیث: ۵

(۲) مشکوۃ المصابیح، کتاب الطھارۃ، اکثار النبی ﷺ من السواک، حدیث: ۳۸۶

لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ (۱) لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امت کے حق میں انتہائی رفیق، شفیق اور رحیم و کریم ہیں؛ اس لیے آپ نے مسواک کو ضروری اور فرض ہونے کا درجہ نہیں دیا؛ ورنہ مسلمان تنگی اور مشقت میں پڑ جاتے، تغافل اور تکاسل کی وجہ سے عمل میں کوتاہی ہو جاتی اور امت گناہ گار ہو جاتی؛ اس لیے اس کو بجائے فرض کے مسنون و مستحب قرار دیا۔

ایک روایت میں نبی مکرم ﷺ کا فرمان عالی ہے: کہ ''میں نے تم سے مسواک کے متعلق بہت کچھ بیان کر دیا۔'' لَقَدْ أَكْثَرْتُ عَلَيْكُمْ فِي السِّوَاكِ (۲)

نیز مسواک کی برکت سے نماز کے درجات و مراتب کئی گنا بڑھ جاتے ہیں؛ چناں چہ اماں جان حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جو نماز مسواک کر کے پڑھی گئی وہ بغیر مسواک والی نماز سے ستر گنا (ثواب میں) بڑھ جاتی ہے۔''
تَفْضُلُ الصَّلَاةُ الَّتِي يُسْتَاكُ لَهَا عَلَى الصَّلَاةِ الَّتِي لَا يُسْتَاكُ لَهَا سَبْعِينَ ضعفا (۳)

الغرض مذکورہ بالا تمام روایات مسواک کی اہمیت و عظمت اور عنداللہ اس کی قدر و منزلت کی کھلی شہادت اور بین دلیل ہیں۔

نبوی زندگی میں مسواک کا معمول

خالقِ کائنات نے نبی رحمت ﷺ کی حیاتِ طیبہ کو اسوۂ حسنہ اور بہترین نمونہ کے طور پر پیش کیا؛ کیوں کہ آپ ﷺ ساری انسانیت کے لیے کامل رہنما اور مثالی نمونہ ہیں، علم و عمل کے پیکر اور بہترین انسان ہیں، آپ نے صرف اپنی نجات دہندہ تعلیمات و ہدایات

(۱) سنن ترمذی، ۱/۳۵، حدیث: ۲۳
(۲) صحیح بخاری، ۲/۳۷۴، حدیث: ۸۸۸
(۳) مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الطھارۃ، حدیث: ۳۸۹

کے ذریعہ امت کی رہنمائی پر اکتفا نہیں کیا؛ بلکہ اپنی تعلیمات پر خود عمل کر کے لوگوں کو بتایا کہ نجات اور کامیابی کے لئے فقط علم اور معلومات کافی نہیں؛ عمل بھی ضروری ہے؛

چناں چہ امام الانبیاء محبوب کبریا ﷺ کی زندگی میں مسواک کا اس قدر اہتمام کہ حضراتِ صحابہ کرامؓ کے بیان کے مطابق صبح ہو کہ شام، صحت وسلامتی کی حالت ہو یا مرض اور بیماری کا زمانہ ہر حالت میں مسواک کی پابندی کیا کرتے تھے؛ چناں چہ زوجہ پیغمبر، بنتِ صدیق اکبر سیدتنا حضرت عائشہ صدیقہؓ سے پوچھا گیا کہ سرورِ کائنات ﷺ جب گھر میں تشریف لاتے تو سب سے پہلا کام کیا کرتے؟ (کس کام سے آغاز فرماتے؟) تو فرمایا: کہ ''جب کبھی آپ ﷺ گھر میں تشریف لاتے تو (سب سے) پہلا کام مسواک کرتے''

شُرَيح بن هَانِء قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ: بِأَيِّ شَيْءٍ كَانَ يَبْدَأُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دخل بَيته؟ قَالَت: بِالسِّوَاكِ (۱)

دن اور رات میں جب بھی نیند سے بیدار ہوتے تو مسواک استعمال کرتے؛ جیسا کہ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ''رسولِ خدا ﷺ جب بھی رات اور دن میں نیند سے بیدار ہوتے تھے تو وضو کرتے وقت پہلے مسواک کرتے تھے'' ''عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرْقُدُ مِنْ لَيْلٍ وَلَا نَهَارٍ فَيَسْتَيْقِظُ إِلَّا يَتَسَوَّكُ قَبْلَ أَنْ يَتَوَضَّأَ''(۲)

اسی طرح حضرت حذیفہؓ کا بیان ہے کہ ''جب نبی اکرم ﷺ رات کو تہجد کے لیے اٹھتے تھے تو اپنا منہ مسواک سے صاف کرتے تھے:

عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ لِلتَّهَجُّدِ

---

(۱) صحیح مُسلم، کتاب الطھارۃ، باب السواک، حدیث: ۵۹۰

(۲) مشکوۃ المصابیح، کتاب الطھارۃ، باب السواک، حدیث: ۳۸۳

مِنَ اللَّيْلِ يَشُوصُ فَاهُ بِالسِّوَاكِ"(۱)

نیز ایک روایت میں حضور انور ﷺ فرماتے ہیں کہ: ''میں نے اپنے آپ کو خواب میں مسواک کرتے ہوئے دیکھا؛ چناں چہ اس دوران دو آدمی میرے پاس آئے، ان میں سے ایک دوسرے سے بڑا تھا، میں نے ان میں سے چھوٹے کو مسواک دینی چاہی، تو مجھے کہا گیا: بڑے کو دو، تو میں نے بڑے کو دے دی۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَرَانِي فِي الْمَنَامِ أَتَسَوَّكُ بِسِوَاكٍ فَجَائَنِي رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا أَكْبَرُ مِنَ الْآخَرِ فَنَاوَلْتُ السِّوَاكَ الْأَصْغَرَ مِنْهُمَا فَقِيلَ لِي: كبر فَدَفَعته إِلَى الْأَكْبَرِ مِنْهُمَا (۲)

نبوی زندگی میں مسواک کا اہتمام اس قدر تھا کہ آپ سخت بیماری کے عالم اور مرض الوفات میں بھی اس سے غافل نہ ہوئے، بخاری شریف کی روایت میں سیدہ عائشہ ؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی وفات میرے گھر میں، میری باری کے دن ہوئی، آپ اس وقت میرے سینے سے ٹیک لگائے ہوئے تھے، جب آپ بیمار ہوئے تو ہم (ازواجِ مطہرات) آپ کی صحت کے لیے دعائیں کیا کرتے تھے، اس بیماری میں بھی میں آپ کے لیے دعا کرنے لگی؛ لیکن آپ ﷺ فرما رہے تھے (اور آپ کا سر آسمان کی طرف اٹھا ہوا تھا) ''فِي الرَّفِيقِ الْأَعْلَى، فِي الرَّفِيقِ الْأَعْلَى'' اور اسی دوران حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکرؓ آئے تو ان کے ہاتھ میں ایک تازہ ٹہنی تھی، آپ ﷺ نے اس کی طرف دیکھا تو میں سمجھ گئی کہ آپ ﷺ مسواک کرنا چاہتے ہیں؛ چناں چہ وہ ٹہنی میں نے ان سے لے لی، پہلے میں نے اسے چبایا، پھر صاف کر کے آپ کو دے دی، آپ ﷺ نے اس سے مسواک کیا، جس طرح پہلے آپ

(۱) صحیح بخاری، کتاب الوضو، حدیث: ۲۴۵

(۲) صحیح بخاری، کتاب الوضو، حدیث: ۲۴۶

مسواک کیا کرتے تھے، اس سے بھی اچھی طرح سے کیا، پھر آپ ﷺ نے وہ مسواک مجھے عنایت فرمائی اور آپ کا ہاتھ جھک گیا، یا (راوی نے یہ بیان کیا کہ) مسواک آپ کے ہاتھ سے چھوٹ گئی، اس طرح اللہ تعالیٰ نے میرے اور آپ ﷺ کے تھوک کو اس دن جمع کر دیا جو آپ کی دنیا کی زندگی کا سب سے آخری دن اور آخرت کی زندگی کا سب سے پہلا دن تھا۔''

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِي وَفِي يَوْمِي، وَبَيْنَ سَحْرِي وَنَحْرِي، وَكَانَتْ إِحْدَانَا تُعَوِّذُهُ بِدُعَاءٍ إِذَا مَرِضَ، فَذَهَبْتُ أُعَوِّذُهُ، فَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ، وَقَالَ: "فِي الرَّفِيقِ الْأَعْلَى فِي الرَّفِيقِ الْأَعْلَى"، وَمَرَّ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ وَفِي يَدِهِ جَرِيدَةٌ رَطْبَةٌ، فَنَظَرَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَظَنَنْتُ أَنَّ لَهُ بِهَا حَاجَةً فَأَخَذْتُهَا، فَمَضَغْتُ رَأْسَهَا وَنَفَضْتُهَا فَدَفَعْتُهَا إِلَيْهِ، فَاسْتَنَّ بِهَا كَأَحْسَنِ مَا كَانَ مُسْتَنًّا، ثُمَّ نَاوَلَنِيهَا فَسَقَطَتْ يَدُهُ أَوْ سَقَطَتْ مِنْ يَدِهِ، فَجَمَعَ اللَّهُ بَيْنَ رِيقِي وَرِيقِهِ فِي آخِرِ يَوْمٍ مِنَ الدُّنْيَا، وَأَوَّلِ يَوْمٍ مِنَ الْآخِرَةِ" (۱)

مختصر یہ کہ پیغمبرِ خدا ﷺ نے مسواک کو انبیاء ورسل کی مشترکہ سنت اور دائمی عادت میں شمار فرمایا، اور اپنی پوری حیاتِ طیبہ مسواک کا اہتمام کر کے امت کو عملی دعوت دی ہے کہ ہر امتی پورے ذوق وشوق کے ساتھ مسواک کا صد فیصد اہتمام کریں، محض غفلت وسستی کے بنا پر کوتاہی نہ کریں، اتباعِ سنت اور فضائلِ مسواک کے استحضار کی نیت سے مسواک کی عادت ڈالیں۔ وَفَّقَنَا اللّٰه.

(۱) صحیح بخاری، کتاب المغازی، حدیث: ۴۴۵۱

حضراتِ صحابہ کرامؓ کا اہتمام!

خیر القرون کا پاکیزہ اور مقدس ترین دور جن نفوسِ قدسیہ کے طفیل مثالی اور انمول بنا ہے ان میں سرفہرست حضرات صحابہ کرامؓ ہیں، جو اپنے محبوب ﷺ کے سچے جانثار و فداکار ہیں، منشاءِ نبوی کی تکمیل اور مزاجِ پیغمبر کی رعایت ان کی زندگی کا مشن اور محبوب ﷺ کے اشارہ پر مر مٹنا ان کی پہچان ہے، وہ ہمہ وقت تعمیلِ حکم کے لئے تیار اور کوشاں رہنے والے پیغمبر کی زبانی فضائلِ مسواک سننے کے بعد کیسے خاموش رہ سکتے تھے؟ چناں چہ ''حضرت زید بن خالد جہنیؓ (مسواک کی مذکورہ فضیلتوں کی بنا پر ہر وقت اپنی مسواک ساتھ رکھا کرتے تھے)

یہاں تک کہ جب نماز میں شریک ہوتے تو ان کی مسواک کانوں پر رکھی ہوتی جس طرح حساب لکھنے والے (کاتب) اپنا قلم کان کے اوپر رکھ لیتے ہیں، اور وہ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو مسواک کرتے اور پھر اسے اس کی جگہ (کان) پر رکھ دیتے۔'' فَكَانَ زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ يَشْهَدُ الصَّلَوَاتِ فِي الْمَسْجِدِ وَسِوَاكُهُ عَلَى أُذُنِهِ مَوْضِعَ الْقَلَمِ مِنْ أُذُنِ الْكَاتِبِ لَا يَقُومُ إِلَى الصَّلَاةِ إِلَّا اسْتَنَّ ثُمَّ رَدَّهُ إِلَى مَوْضِعِهِ(۱)

اور اماں جان سیدہ عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ ''میرے محبوب ﷺ مسواک کر کے دھونے کے لیے مسواک مجھے دے دیتے تو میں دھونے سے پہلے خود مسواک کرتی، پھر اسے دھو کر آپ کو لوٹا دیتی'' كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَاكُ فَيُعْطِينِي السِّوَاكَ لِأَغْسِلَهُ فَأَبْدَأُ بِهِ فَأَسْتَاكُ ثُمَّ أَغْسِلُهُ وَأَدْفَعُهُ إِلَيْهِ(۲)

''حضرت صالح بن کیسانؒ کا بیان ہے کہ حضرات صحابہ کرامؓ میں سے ہر ایک کے کان پر مسواک لگی ہوتی تھی'' عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ قَالَ:

---

(۱) مشکوۃ المصابیح/کتاب الطہارۃ، حدیث: ۳۹۰

(۲) سنن ابی داؤد، کتاب الطھارۃ، باب غسل السواک، حدیث: ۵۲

كَانَ الرَّجُلُ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرُوحُ وَالسِّوَاكُ عَلَى أُذُنِهِ (۱)

''حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ ''مسواک میں مشغول رہنا مجھے دو خادم غلاموں سے زیادہ محبوب ہے، حضرت عبداللہ بن دینار فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمرؓ جب بھی کھانا کھاتے تو مسواک کیا کرتے تھے'' عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ:

" لَأَنْ أَكُونَ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ، يَعْنِي فِي السِّوَاكِ، أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ وَصِيفَيْنِ,"قَالَ: وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَأْكُلُ الطَّعَامَ إِلَّا اسْتَنَّ.يَعْنِي:اسْتَاكَ(۲)

''حضرت یزید بن اصمؒ فرماتے ہیں کہ ''ام المؤمنین حضرت میمونہ بنت حارثؓ کی مسواک پانی میں ڈوبی رہتی تھی، جب وہ نماز یا کسی اور کام میں مشغولیت سے فارغ ہوتی تو مسواک کرتی تھیں''"كَانَ سِوَاكُ مَيْمُونَةَ ابْنَةِ الْحَارِثِ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنْقَعًا فِي مَاءٍ فَإِنْ شَغَلَهَا عَنْهُ عَمَلٌ أَوْ صَلَاةٌ وَإِلَّا فَأَخَذَتْهُ وَاسْتَاكَتْ" (۳)

''حضرت ابوعبیدہؒ وتروں کے بعد دو رکعتوں سے پہلے مسواک کیا کرتے تھے''
كَانَ أَبُو عُبَيْدَةَ يَسْتَاكُ بَعْدَ الْوِتْرِ قَبْلَ الرَّكْعَتَيْنِ (۴)

''حضرت عروہؒ فجر سے پہلے اور ظہر سے پہلے دو مرتبہ مسواک کیا کرتے تھے'' حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، وَأَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّهُ: " كَانَ يَسْتَاكُ مَرَّتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ وَقَبْلَ الظُّهْرِ "(۵)

''حضرت قیسؒ فرماتے ہیں کہ حضرت جریرؓ مسواک کرتے اور اپنے متعلقین کو مسواک

(۱) مصنف ابن ابی شیبہ، حدیث:۱۸۲۱
(۲) مصنف ابن ابی شیبہ، حدیث:۱۸۲۰
(۳) مصنف ابن ابی شیبہ، حدیث:۱۸۱۷
(۴) مصنف ابن ابی شیبہ، حدیث، ۱۸۲۹
(۵) مصنف ابن ابی شیبہ، حدیث:۱۸۳۱

کے بچے ہوئے پانی سے وضو کا حکم دیتے''(۱)

''حضرت حکمؒ فرماتے ہیں کہ میں حضرت مجاہدؒ کے پاس مہمان بن کر ٹھہرا، وہ سب سے زیادہ پابندی مسواک کی کیا کرتے تھے'' حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنِ الْحَكَمِ، قَالَ: نزل عَلَيَّ مُجَاهِدٌ فَكَانَ أَشَدَّ شَيْءٍ مُوَاظَبَةً عَلَى السِّوَاک(۲)

''حضرت عبداللہ ابن عمرؓ روزہ کی حالت میں مسواک کرنے میں کوئی حرج محسوس نہیں کرتے تھے، آپ فرماتے تھے: روزہ دار کے لیے خشک اور تر (دونوں طرح کی) مسواک کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔(۳)

''حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ''ہمیں مسواک کا حکم اس تسلسل اور اہتمام سے دیا جاتا تھا کہ ہمیں خیال ہوا کہ مسواک کے بارے میں کوئی حکم نازل ہو جائے گا'' عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: لَقَدْ كُنَّا نُؤْمَرُ بِالسِّوَاکِ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيَنْزِلُ فِيهِ(۴)

الحختصر ذکر کردہ جملہ روایات سے یہ بات آشکارا ہو جاتی ہے کہ حضرات صحابہ کرامؓ پورے ذوق اور اہتمام کے ساتھ مسواک کی پابندی کرتے تھے، اور وہ اتباعِ سنت اور حکمِ پیغمبر کی تکمیل میں کسی لَوْمَةَ لَائِمٍ کی پرواہ نہیں کرتے تھے، دنیا کی سپر پاور طاقت اور ہفت اقلیم کی بادشاہت سے بڑھ کر نبی ﷺ کی غلامی اور اطاعت و فرمانبرداری انہیں زیادہ محبوب تھی، انہوں نے اپنی عملی زندگی سے ثبوت پیش کر کے عشق و محبت اور اتباع و اطاعت کی عدیم النظیر مثالیں قائم کر دی۔

کیا لوگ تھے کہ راہِ وفا سے گذر گئے
جی چاہتا ہے نقشِ قدم چومتے چلیں

(۱) مصنف ابن ابی شیبہ، حدیث:۱۸۳۳
(۲) مصنف ابن ابی شیبہ، حدیث:۱۸۱۶
(۳) مصنف ابن ابی شیبہ، حدیث:۹۱۷۳
(۴) مصنف ابن ابی شیبہ، حدیث:۱۸۰۹

اسلام میں مسواک کرنے کی حکمت

اسلام میں اہتمامِ مسواک کی جتنی تاکید فرمائی گئی ہے اسی قدر بے شمار حکمتیں اور فائدے اس میں پنہاں ہے،مسواک ایسا محبوب ترین عمل ہے کہ عام حالات میں حسبِ موقع اور بوقتِ وضوتو ہونا ہی چاہیے؛ بالخصوص اوقاتِ نماز میں بھی اہتمام کرنا چاہیے؛ چناں چہ حضرت تھانویؒ حکمتِ مسواک پر روشنی ڈالتے ہوئے رقم طراز ہیں کہ ''یوں تو بالعموم دانتوں کو صاف کرنا اور اجلا بنانا بڑے بڑے فوائد پر مبنی ہے؛ مگر اسی کے ساتھ یہ بات بھی نہایت ہی انسب اور عمدہ ہے کہ جب کسی عالیشان دربار میں جانا ہوتو قبل از حضور دربار ظاہری شکل و شباہت کا سنوارنا اور دانتوں کو صاف کرنا بھی بڑا ضروری ہے؛ کیوں کہ بات چیت کرتے وقت دانتوں کی زردی اور میل نظر پڑنے سے طبائعِ سلیمہ کو نفرت ہوتی ہے، پس احکم الحاکمین رب العالمین سے بڑھ کر کس کا دربار عالیشان ہوسکتا ہے؟ جس کے لئے یہ اہتمام کیا جائے؛ کیوں کہ ''إِنَّ اللَّهَ جَمِيلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ''(۱)

ترجمہ: خدا تعالیٰ خوب ہے،اور وہ خوبی کو پسند کرتا ہے،سو جب یہ بات ٹھہری تو دانتوں کے میل اور بوئے دہن کو وہ کب پسند کرسکتا ہے؟ اس وجہ سے اعظم شعائر اللہ یعنی نماز پڑھنے سے پہلے؛ جیسا کہ دیگر قاذورات اور میل کچیل کو صاف کرنے کا اہتمام کیا جاتا ہے ایسا ہی دانتوں کے میل، منہ ومسوڑوں کی عفونت کو رفع کرنا بھی مستحسن ہے، یہی وجہ ہے کہ نماز سے پہلے مسواک کا استعمال کیا جاتا ہے؛ کیوں کہ تعظیمِ شعائر اللہ کے لئے جو امور بجالائے جاتے ہیں، ان سے جسمانی فوائد حاصل ہونے کے علاوہ اخروی اجروثواب بھی ملتا ہے۔

(۱) صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب تحریم الکبر وبیانہ، حدیث: ۲۶۵

اور دوسری وجہ یہ ہے کہ اگر بہت دنوں تک مسواک نہ کی جائے تو مسوڑوں اور دانتوں میں بقیہ غذا کے رہنے اور میل جم جانے سے منہ میں تعفن اور بدبو ہوجاتی ہے، اور جب انسان مسجد کے اندر نمازیوں میں جا کر کھڑا ہوتا ہے تو اس کی بو سے ان (نمازیوں) کو اور ارواحِ طیبہ (ملائکۃ اللہ) کو ایذا پہنچتی ہے، اور یہ امر عنداللہ وعندالناس مقبوح ومکروہ ہے۔"(۱)

صرف یہی نہیں؛ بلکہ اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ جس پر روشنی ڈالتے ہوئے حضرت مولانا منظور نعمانیؒ تحریر فرماتے ہیں: کہ جب کوئی بندہ مالک الملک اور احکم الحاکمین کے دربارِ عالی میں حاضری اور نماز کے ذریعہ اس سے مخاطبت اور مناجات کا ارادہ کرے اور یہ سوچے کہ اس کی عظمت و کبریائی کا حق تو یہ ہے کہ مشک وگلاب سے اپنے دہن وزبان کو دھو کر اس کا نام نامی لیا جائے اور اس کے حضور میں کچھ عرض کیا جائے؛ لیکن چونکہ اس مالک نے اپنی عنایت و رحمت سے صرف مسواک ہی کا حکم دیا ہے؛ اس لئے میں مسواک کرتا ہوں، بہرحال جب کوئی بندہ اللہ تعالیٰ کی عظمت کے اس احساس اور ادب کے اس جذبہ سے نماز کے لیے مسواک کرے تو وہ نماز اگر اس نماز کے مقابلہ میں جس کے لئے مسواک نہ کی گئی ہو، ستر یا اس سے بھی زیادہ درجے افضل قرار دی جائے تو بالکل حق ہے۔ حقیقت تو یہ ہے ؎

ہزار بار بشویم دہن زمشک وگلاب
ہنوز نامِ تو گفتن کمالِ بے ادبی است (۲)

---

(۱) احکام اسلام عقل کی نظر میں: ۵۲
(۲) معارف الحدیث، ج۳، ص:۴۹

مسواک اور جدید سائنس

مسواک صرف روحانی اور دینی عبادت ہی نہیں ؛ بلکہ جسمانی اور ظاہری خوبیوں کی سوغات بھی ہے؛ چناں چہ محبوب العلماء والصلحاء حضرت مولانا پیر ذوالفقار احمد صاحب نقشبندی مجددی دامت برکاتہم فرماتے ہیں: کہ ''ایک مرتبہ واشنگٹن (امریکہ) کا ایک ڈاکٹر مجھے کہنے لگا کہ سوتے ہوئے بھی مسواک کرکے سویا کریں، میں نے کہا: کہ وہ کیوں؟

وہ کہنے لگا: اس لیے کہ آج کی ریسرچ اور سائنسی تحقیق یہ بتاتی ہے کہ انسان جو چیزیں کھاتا ہے تو منہ کے اندر پلازما (Plazma) پیدا ہوجاتا ہے، اب یہ پلازما صرف کلی کرنے سے صاف نہیں ہوتا، مسواک کرنا یا برش کرنا ضروری ہے، عام طور سے سونے کی حالت میں دانت زیادہ خراب ہوتے ہیں، وجہ یہ ہے کہ جب انسان سوجاتا ہے تو اس کا منہ بالکل بند ہوتا ہے، اور بند منہ کے اندر جراثیم کے لیے تباہی پھیلانا بہت آسان ہوتا ہے، اس کے بجائے دن کے وقت بندہ کبھی بول رہا ہے تو زبان چل رہی ہے، کبھی کھا رہا ہے، کبھی پی رہا ہے، دن کے وقت حرکت کرنے کی وجہ سے پلازمے کو کام کرنے کا موقعہ نہیں ملتا اور رات کے وقت جب منہ بند ہوتا ہے تو کام کرنے کا موقع مل جاتا ہے، اس لیے رات کے وقت دانت زیادہ خراب ہوتے ہیں، صبح ٹوتھ پیسٹ کریں یا نہ کریں مرضی؛ لیکن سوتے وقت مسواک ضرور کرنی چاہیے۔

میں نے (دل ہی دل میں) الحمد للہ پڑھی کہ ہمارے نبی ﷺ کی سنت ہے کہ آپ رات کو وضو کے ساتھ سوتے تھے اور بغیر مسواک کے وضو نہیں فرماتے تھے، جب بھی انسان کھانا کھا کر وضو کرے گا مسواک کرے گا تو نقصان سے بچے گا کہ نبی اکرم ﷺ کھانے سے قبل

ہاتھ دھوتے تھے اور کھانے کے بعد کلی کرتے تھے اور آج لوگ کھانا کھا کر اسی طرح اٹھ کر چلے جاتے ہیں؛ حالاں کہ ان کے منہ کے اندر میٹھی چیز کھانے کے بعد اس کے اثرات کافی دیر تک رہتے ہیں، اور اگر اسی وقت کلی کرنے کی عادت پڑ جائے تو کتنا فائدہ ہو جائے گا۔''

علاوہ ازیں کتاب میں بہت سے ایسے واقعات قلم بند کیے گئے ہیں کہ جن میں بہت سے لاعلاج امراض (جن کے تعلق سے ڈاکٹرس نے دست برداری کر دی؛ لیکن اللہ پاک نے) مسواک کی برکت سے انہیں شفا عطا فرمائی۔ (خواہش مند حضرات ''سنتِ نبوی اور جدید سائنس'' نامی کتاب سے رجوع کر سکتے ہیں)۔

مسواک کے فوائد

امام دارقطنیؒ نے حضرت ابن عباسؓ سے نقل کیا ہے کہ مسواک میں دس فائدے ہیں:

(۱) یہ خدا کی خوشنودی کا ذریعہ ہے۔ (۲) شیطان کی ناراضگی کا سبب ہے۔ (۳) ملائکہ اس سے خوش ہوتے ہیں۔ (۴) مسوڑوں کے لیے نافع ہے۔ (۵) بو کو ختم کرتی ہے۔
(۶) نگاہ کو تیز کرتی ہے۔ (۷) منہ میں خوشبو پیدا کرتی ہے۔ (۸) بلغم میں کمی کرتی ہے۔
(۹) یہ سنت ہے۔ (۱۰) اور نیکی میں اضافہ کرتی ہے۔ (۱)

ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں کہ مسواک میں ستر فائدے ہیں، سب سے ادنیٰ فائدہ یہ ہے کہ موت کے وقت کلمہ نصیب ہو جاتا ہے۔ (۲)

ایک حدیث میں ہے کہ ''مسواک موت کے علاوہ ساری بیماریوں کے لیے شفا ہے'' (۳)

---

(۱) سنن دارقطنی، باب السواک، حدیث: ۱۶۰
(۲) مرقات، باب السواک، ۱/ ۳۹۵
(۳) فیض القدیر شرح الجامع الصغیر، فصل فی المحلی بال من ھذا الحرف أی السین، حدیث: ۷۱۰۳

ابوسعود میں ہے کہ مسواک بصارت کو تیز اور مسوڑوں کو مضبوط کرتا ہے، اس کی وجہ سے بڑھاپا دیر سے آتا ہے، نگاہ تیز ہوتی ہے، پل صراط پر تیزی سے گزارنے کا ذریعہ ہے، منہ کی نظافت کا سبب ہے، بوزائل کرتی ہے، دانتوں کو چمک دار بناتی ہے، کھانا ہضم کرتی ہے، منہ کو صاف کرتی ہے، فصاحت میں اضافہ کرتی ہے، معدہ کو قوت بخشتی ہے، پتہ کو اعتدال پر رکھتی ہے، دانت کے درد کے لیے مفید ہے، روح نکلنے میں آسانی کا ذریعہ ہے۔ النہر الفائق میں ہے کہ مسواک کے تیس سے زائد فائدے ہیں، سب سے ادنیٰ یہ ہے کہ اس سے بدبو کا ازالہ ہوتا ہے، اور اعلیٰ یہ ہے کہ مرتے وقت کلمہ شہادت نصیب ہوتا ہے۔ (۱)

اس کے علاوہ مزید فائدے علامہ طحاویؒ نے بیان کیے ہیں، ان میں سے مکررات کو حذف کرکے ذیل میں ذکر کیا جاتا ہے: مسواک دانتوں کو طاقت دیتی ہے، بدن کو قوت بخشتی ہے، یادداشت اور عقل میں اضافہ کرتی ہے، ذہن کو چمک بخشتی ہے، نماز کے لئے جاتے وقت فرشتے اس کی وجہ سے مشایعت کرتے ہیں، اس کے لئے حاملینِ عرش اور انبیاء ورُسل استغفار کرتے ہیں، اس کی وجہ سے اعمال نامہ داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا، عبادات پر اس سے قوت ملتی ہے، جسم کے درد اور اس کی حرارت کو کم کرتی ہے، پشت کو قوی کرتی ہے، اخلاق کی درستگی کا سبب ہے، زبان کو صاف کرتی ہے، رطوبت کو قطع کرتی ہے، مال و اولاد میں اضافہ کا باعث ہے، دنیوی ضروریات کے پورا ہونے میں معین ہے، قبر میں کشادگی اور اس میں انس کا ذریعہ ہے، مسواک نہ کرنے والا اس دن جتنی عبادت کرتا ہے اس کا ثواب مسواک کرنے والوں کے لئے بھی لکھا جاتا ہے، ان کے لئے جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں، اور

---

(۱) شامی، سنن الوضوء، ۱/۱۱۴

فرشتے ان سے متعلق کہتے ہیں کہ یہ انبیاء کرامؑ کی پیروی کرنے والا ہے، ان کے نقش قدم پر چلنے والا اور روز آنہ ان حضرات کے اسوۂ حسنہ کی تلاش وجستجو میں رہنے والا ہے، اس پر جہنم کے دروازے بند کردیے جاتے ہیں، وہ دنیا سے گناہوں کی گندگی سے بالکل پاک صاف ہوکر رخصت ہوتا ہے، ملک الموت اس کی روح نکالنے کے لیے نہایت اچھی صورت میں آتے ہیں، اورموت سے پہلے پہلے وہ دنیا ہی میں حضور ﷺ کے حوض یعنی رحیق مختوم سے سیراب ہوجاتا ہے، ان فضائل کو نقل کرنے کے بعد علامہ طحاوی رحمۃ اللہ نے لکھا ہے: **قال بعضهم هذه الفضائل كلها مروية بعضها مرفوع وبعضها موقوف و ان كان في اسنادها مقال فينبغي العمل بها**(۱)

''بعض حضرات کا کہنا ہے کہ یہ سارے فضائل مرفوع وموقوف دونوں سندوں سے مروی ہیں، اوراس کی سند میں اگر چہ محدثین کو کلام ہے؛ لیکن (فضائل کے باب میں ہونے کی وجہ سے) اس پر عمل کرنا مناسب ہے (کیوں کہ فضائل کے باب میں ضعیف حدیث پر بھی عمل کیا جاتا ہے)۔'' اور یہ ایک ثابت شدہ حقیقت ہے کہ کسی امر شرعی کے بارے میں کسی شخص کو اللہ یا اس کے رسول کے حوالے سے فضیلت اور غیر معمولی ثواب ملنے کا علم ہوا ہو، اور وہ ایمانی جذبہ سے سرشار ہوکر اور ثواب کے حصول میں عمل شروع کردیا ہو تو اللہ تعالیٰ کی فیاض ذات اسے وہ ثواب ضرور عطا کرے گی؛ اگر چہ حقیقت کچھ اور ہی ہو، حضرت انسؓ سے مروی ایک ضعیف حدیث میں آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے: **من بلغه عن الله عز و جل فضيلة فاخذ بها ايمانا و رجاء ثوابها أعطاه الله و ان لم يكن كذالک**(۲)

---

(۱) حاشیۃ الطحطاوی فی مراقی الفلاح، فصل فی سنن الوضوء ص: ۶۹

(۲) شرح مذاهب اهل السنّة لابن شاهین، باب الرجاء للعبد فیمابلغہ من ثواب اللہ، حدیث: ۶۸

’’جس شخص کو اللہ کے حوالے سے کسی عمل کی فضیلت کا علم ہوا ہو، اور اس نے ایمانی جذبے کے ساتھ بہ امیدِ ثواب عمل کیا ہو تو اللہ تعالیٰ اسے وہ ثواب عطا کریں گے؛ اگرچہ حقیقتِ واقعہ ویسا نہ ہو‘‘

مولانا عبدالحی رحمہ اللہ نے مسواک کے کئی فوائد تحریر کرنے کے بعد لکھا ہے کہ اس کے اور بھی فوائد ہیں لیکن ان میں سے اکثر کا تعلق طب اور دنیوی منفعت سے ہے؛ اس لیے ہم نے اس کا ذکر نہیں کیا۔(۱)

چند ضروری مسائل

مسواک کا استعمال متواتر سنت اور متوارث عمل ہے، ہر صاحبِ ایمان کو اس کا اہتمام کرنا چاہیے؛ البتہ چند مسائل ہیں جن سے واقفیت ناگزیر ہے:

(۱) پیلو کی مسواک افضل ہے، اس کے بعد زیتون کا درجہ ہے، انار اور بانس کی مسواک سے فقہاءِ کرامؒ نے منع کیا ہے، نیم کی مسواک میں بھی کوئی حرج نہیں؛ بلکہ طبی اعتبار سے وہ مفید ہے۔

(۲) اگر مسواک دستیاب نہ ہو سکے تو ضرورۃً ہاتھ کی انگلی یا ٹوتھ برش دانتوں پر رگڑنے سے مسواک کا ثواب حاصل ہو جائے گا؛ لیکن مسواک میسر ہونے کی صورت میں مذکورہ چیزوں سے سنت کا ثواب نہیں ملے گا۔

(۳) جس طرح مردوں کے لیے مسواک کرنا مسنون ہے، اسی طرح عورتوں کے لیے بھی مسواک کرنا سنت ہے؛ تاہم اگر کسی عورت کے دانت طبعی نزاکت کی وجہ سے مسواک کے متحمل نہ ہوں اور وہ مسواک کی نیت سے کوئی گوند یا مناسب منجن دانت کی صفائی کے لئے استعمال

(۱) سعایہ، المبحث السادس، باب السواک: ۱/۱۱۹

کرلے تو اسے ان شاء اللہ مسواک کا ثواب حاصل ہو جائے گا۔

(۴) مسواک ہاتھ کی چھوٹی انگلی کے برابر موٹی اور ابتدا میں ایک بالشت لمبی رکھنا مستحب ہے، بعد میں چھوٹی ہو جانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(۵) روزہ کی حالت میں بھی ہر وضو میں مسواک کرنا سنت ہے، روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کو پسند ہے، مسواک اس سے مانع نہیں ہے۔

(٦) مسواک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ مسواک دائیں ہاتھ سے اس طرح پکڑی جائے کہ چھوٹی انگلی نیچے کے سرے پر اور انگوٹھا اوپر کی جانب ہو اور بقیہ انگلیاں درمیان میں ہوں، پھر منہ کی چوڑائی میں دانتوں پر مسواک پھیری جائے، دائیں جانب سے ابتدا کریں، اور تین مرتبہ پانی میں بھگو کر یہی عمل کریں۔

(۷) مسواک کرتے وقت خصوصیت کے ساتھ کوئی دعا ثابت نہیں ہے؛ البتہ علامہ عینیؒ نے شرح بخاری اور شرح ہدایہ میں لکھا ہے کہ مسواک کرتے وقت یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ طَهِّرْ فَمِيْ وَنَوِّرْ قَلْبِيْ وَطَهِّرْ بَدَنِيْ وَحَرِّمْ جَسَدِيْ عَلَى النَّارِ وَاَدْخِلْنِيْ بِرَحْمَتِكَ فِيْ عِبَادِكَ الصّٰلِحِيْنَ(۱)

”اے اللہ! میرے منہ کو پاک وصاف کردے، دل کو روشن فرمادے، میرے بدن کو بھی پاک کردے، جہنم کی آگ اس پر حرام کردے، اور مجھے محض اپنی رحمت سے اپنے نیک بندوں میں شامل فرمادے“۔ چوں کہ اس دعا کا معنی اچھا ہے، اس میں کوئی خرابی نہیں ہے؛ اس لیے فی نفسہٖ یہ دعا پڑھنے کی گنجائش ہے؛ لیکن یہ ”سنت“ نہ سمجھی جائے۔

(۱) عمدۃ القاری، باب السواک یوم الجمعۃ: ٦/١٨١، بنایہ، کیفیۃ الاستیاک: ١/٢٠٦

(۸) لیٹ کر مسواک کرنا مکروہ ہے، اس سے جگر بڑھ جانے کا اندیشہ ہے۔

(۹) مسواک مٹھی باندھ کر کرنا ایک تو سنت کے خلاف ہے، دوسرے (طبی نقطۂ نظر سے) بواسیر ہوجانے کا احتمال ہے۔[۱]

(۱۰) مسواک کرتے وقت اسے چوس چوس کر لعاب کو حلق کے نیچے نہیں اتارنا چاہیے، اس سے آنکھوں کی روشنی جانے کا خدشہ ہے۔[۲]

جن اوقات میں مسواک کرنا سنت یا مستحب ہے!

ویسے تو مسواک کا کوئی خاص وقت متعین نہیں؛ البتہ علماء کرام نے روایات صحیحہ اور اعمال صالحہ کی رعایت کرتے ہوئے چند اوقات کی تعیین کی ہیں۔

(۱) سونے کے بعد اٹھنے پر۔

(۲) وضو کرتے وقت۔

(۳) قرآن مجید کی تلاوت کے لیے۔

(۴) حدیث شریف پڑھنے پڑھانے کے لیے۔

(۵) منہ میں بدبو ہوجانے کے وقت یا دانتوں کے رنگ میں تغیر پیدا ہونے پر۔

(۶) نماز میں کھڑے ہونے کے وقت اگر وضو اور نماز میں زیادہ فصل ہوگیا ہو۔

(۷) ذکرِ الٰہی کرنے سے پہلے۔

(۸) خانہ کعبہ یا حطیم میں داخل ہونے کے وقت۔

(۹) اپنے گھر میں داخل ہونے کے بعد۔

---

(۱) البحر الرائق، سنن الوضو: ۲۱/۱

(۲) درمع الشامی: سنن الوضو، ۱۱۴/۱

(۱۰) بیوی کے ساتھ مقاربت سے پہلے۔

(۱۱) کسی بھی مجلسِ خیر میں جانے سے پہلے۔

(۱۲) بھوک پیاس لگنے کے وقت۔

(۱۳) موت کے آثار پیدا ہوجانے سے پہلے۔

(۱۴) سحری کے وقت۔

(۱۵) کھانا کھانے سے قبل۔

(۱۶) سفر میں جانے سے قبل۔

(۱۷) سفر سے آنے کے بعد۔

(۱۸) سونے سے قبل۔ (۱)

سنتوں سے دوری کا انجام

اس کائناتِ ارضی کا ہر انسان کامیابی وکامرانی کا متمنی اورعزت وسربلندی کا خواستگار ہوتا ہے، پھر حصولِ مقصد ونیلِ مرام کی خاطر ہر ممکن تگ ودو کرتا رہتا ہے؛ حالاں کہ حقیقی کامیابی اور سچی عزت اتباعِ سنتِ رسول میں مضمر اور پوشیدہ ہے؛ یہی وجہ ہے کہ جانثارانِ پیغمبر حضراتِ صحابہ کرامؓ نے اتباعِ سنت اور اطاعتِ رسول کو برضا ورغبت قبول کرکے اس کو اپنا مقصدِ حیات بنایا تو خداوندقدوس نے ہرطرح کی سربلندی وسرفرازی سے مالا مال فرمایا، اور دارین کی فوز وفلاح کا تمغہ عطا فرمایا؛ لیکن فی زمانہ مسلمانانِ عالم نکبت وبدحالی کی ایسی ڈگر پر کھڑے ہیں کہ اقوامِ عالم کے سامنے رسوائے زمانہ اور اغیار کے لیے بازیچہ اطفال بنے ہوئے ہیں؛ وجہ صرف یہ ہے کہ سنتِ نبوی سے رشتہ ٹوٹ گیا، اور یہ صداقت بھی اپنی جگہ ہے کہ

(۱) اسوۂ رسول اکرم ﷺ: ۱۷۷

زمانہ جس قدر دورِ نبوت سے دور ہوتا جا رہا ہے اسی قدر سنتوں سے بے اعتنائی و بے توجہی بڑھتی جا رہی ہے، اور مسواک کے سلسلہ میں بھی وہی رفتار بے ڈھنگی دیکھی جا رہی ہے، مسلمانوں کی اکثریت اس سنت کی ادائیگی میں کوتاہ عمل اور غفلت شعار نظر آتی ہیں؛ کیوں کہ مسلمانوں میں سے اکثر افراد کو مسواک کی فضیلت، اس کے فوائد اور نبی ﷺ کی تعلیمات کا علم ہی نہیں ہے، اور بہت سے لوگ ایسے بھی ہیں جو اس کے فضائل وثمرات کا علم رکھنے کے باوجود عمل میں سستی اور کوتاہی کے شکار ہیں، محض تغافل وتکاسل کی بنا پر اہتمام نہیں کرتے ہیں؛ ستم ظریفی کی انتہا یہ کہ کچھ محروم القسمت وکم نصیب افراد ایسے بھی ہوتے ہیں جو مسواک جیسی عظیم ترین سنت کو معمولی اور غیر اہم سمجھ کر ترکِ سنت کے وبال میں گرفتار ہیں؛ حالاں کہ کسی بھی سنت کو تحقیر اور استخفاف کی بنا پر چھوڑنے سے ایمان خطرہ میں پڑ جاتا ہے، آدمی اسلام سے خارج ہو جاتا ہے، خالقِ کون ومکان اور محبوبِ کل جہاں ﷺ کی طرف سے حدیث مبارکہ میں جن چھ افراد پر لعنت فرمائی گئی انہی میں ایک تارکِ سنت بھی ہے: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "سِتَّةٌ لَعَنْتُهُمْ وَلَعَنَهُمُ اللّٰهُ وَكُلُّ نَبِيٍّ يُجَابُ: الزَّائِدُ فِي كِتَابِ اللّٰهِ وَالْمُكَذِّبُ بِقَدَرِ اللّٰهِ وَالْمُتَسَلِّطُ بِالْجَبَرُوتِ لِيُعِزَّ مَنْ أَذَلَّهُ اللّٰهُ وَيُذِلَّ مَنْ أَعَزَّهُ اللّٰهُ وَالْمُسْتَحِلُّ لِحَرَمِ اللّٰهِ وَالْمُسْتَحِلُّ مِنْ عِتْرَتِي مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَالتَّارِكُ لِسُنَّتِي"(۱)

ہاں! دین دار اور اہلِ علم میں بھی الا ماشاء اللہ! ایک محدود طبقہ اس مسنون عمل کا پابند ہے، اور اہتمام کرتا ہے۔ وَ فِيْ ذٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ.

(۱) مشکوۃ المصابیح، کتاب الایمان، حدیث: ۱۰۹

مسواک: سنت زندہ، مگر امت غافل!

سنتِ مسواک کا اہتمام دراصل محبت رسول ﷺ کا ثبوت ہے؛ لیکن افسوس کہ آج ہم ترکِ سنت کی پاداش میں مسواک کی خیر و برکت سے محروم ہو چکے ہیں، اور سچی بات تو یہ ہے کہ ہم نے دنیاوی مصروفیات اور مال و دولت کے حصول کے نشہ میں شریعت اور صاحبِ شریعت کی سنتوں کو نظر انداز کر دیا، ٹوتھ پیسٹ اور برش ہی کو اپنے لیے کافی سمجھ لیا (حالاں کہ جدید سائنس بھی مسواک کی افادیت کو تسلیم کر چکی ہے) نیز سنتِ مسواک کو معمولی جان کر صرف فرائض پر اکتفا کرنے کے عادی ہو گئے، اور یہ حقیقت اپنی جگہ مسلم ہے کہ جیسے فطرت کبھی بھی انسان کے برعکس نہیں ہوتی، بھٹکا ہوا انسان جب ہر طرف سے دنیا کی عیاشیوں میں پھرتا پھراتا واپس فطرت (Nature) کی طرف آتا ہے تو یہ پھر اسے وہی لطف اور فائدہ دیتی ہے، جسے چھوڑ کر وہ چمکنے والے دھوکے کی طرف بھاگا تھا؛ بالکل یہی کیفیت مسواک کی ہے، یہ ازل سے ابد تک صحتِ انسانی کے لیے مدد و معاون رہی ہے اور رہے گی۔

جب سے ہم نے اس نعمت کو ہاتھ سے جانے دیا ہے اس وقت سے اب تک لوگ مسلسل پریشان ہو رہے ہیں، ہزاروں روپے برباد کرنے کے بعد بھی صحتِ جسمانی کے اصل مبدأ اور مرکز کی طرف رجوع نہیں کرتے۔

بلکہ ایک صاحبِ عقل نے بڑی حکیمانہ اور پر لطف بات کہی ہے کہ ”جب سے ہم نے مسواک چھوڑا ہے اس دن سے ڈینٹل سرجن (**Dentol Surgeon**) کی ابتداء ہوئی ہے“

اور ہماری صورت حال کچھ یوں ہے کہ آج ہماری جیب میں موبائل ہے؛ مگر مسواک نہیں،

بیگ میں قلم ہے؛ مگر سنت نہیں، چہرے پر داڑھی ہے؛ مگر دانتوں میں سنت نہیں، یہ سب غفلت اور سستی کے سبب ہے، ایسا اس لیے بھی کہ ہم کاروبار، تعلیم اور دنیاوی سہولتوں کے لیے دن رات محنت کرتے ہیں مگر ایک مسواک کی لکڑی اٹھانے میں سستی دکھاتے ہیں، دینی مجالس میں سنت کی بات سنتے ہیں، خطبات میں فضائل سن کر سر ہلاتے ہیں؛ لیکن عملاً اس سنت کو زندہ نہیں کرتے، صحت کے لیے ہزاروں روپے خرچ کرنے کو تیار ہیں؛ مگر مسواک کی سنت پر عمل کرنے میں غفلت کرتے ہیں جو کہ صحت اور ثواب دونوں کی ضامن ہے، پس اب وقت کا تقاضہ ہے اور ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم اس بھولی بسری سنت کو زندہ کریں، اپنے معمولاتِ زندگی کا حصہ بنائیں، اور یہ بات یاد رکھیں کہ ٹوتھ پیسٹ اور برش مسواک کا نعم البدل نہیں؛ بلکہ مسواک کی اپنی مستقل حیثیت ہے، اگر ہم واقعی محبتِ رسول اور عشقِ رسول کے دعوے دار ہیں تو اپنی عملی زندگی میں مسواک کو وہی مقام دینا ہوگا جو آپ ﷺ نے دیا؛ ورنہ صرف زبانی دعووں اور جذباتی نعروں سے کچھ ہاتھ نہیں آئے گا۔ مختصر یہ کہ ؎

ہوشیار کو ایک حرف نصیحت ہے کافی
ناداں کو کافی نہیں دفتر نہ رسالہ

ترکِ سنت کا وبال اور اتباعِ سنت کا انعام

اتباعِ سنت عظیم ترین دولت ہے، اتباعِ سنت کا اہتمام عشقِ رسول وحبِ نبی کی دلیل، دخولِ جنت کی سبیل، کمالِ ایمان کا باعث، جنت میں معیتِ پیغمبر کا موجب نیز اطاعتِ خداوندی کو شامل ہے، اور ترکِ سنت کا وبال یہ ہے کہ انسان فرمانِ رسول کی عدمِ اطاعت کے

نتیجہ میں دخولِ جنت کا انکار کر بیٹھتا ہے؛ چناں چہ رسول عربی ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''ساری امت جنت میں جائے گی؛ سوائے ان لوگوں کے جنھوں نے انکار کیا، صحابہ کرامؓ نے عرض کیا: یارسول اللہ! انکار کون کرے گا؟ فرمایا: ''جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہوگا اور جس نے میری (مخالفت) نافرمانی کی اس نے (جنت میں داخل ہونے سے) انکار کیا۔''

كُلُّ أُمَّتِي يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ إِلَّا مَنْ أَبَى، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَمَنْ يَأْبَى؟، قَالَ: مَنْ أَطَاعَنِي دَخَلَ الْجَنَّةَ، وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ أَبَى (۱)

ایسے ہی جو لوگ سنت کے اہتمام میں کوتاہی کرتے ہیں، ان کے تعلق سے حضرات علماء کرام کے چند ملفوظات نقل کیے جاتے ہیں؛ تاکہ مسواک کی ضرورت واہمیت قلوب میں راسخ ہو جائے؛ چناں چہ حضرت امام مالکؒ فرماتے ہیں: ''إِنَّ السُّنَّةَ مِثْلُ سَفِينَةِ نُوحٍ مَنْ رَكِبَهَا نَجى وَمَنْ تَخَلَّفَ غَرِقَ'' (۲)

''سنت کی پیروی حضرت نوحؑ کی کشتی کی طرح ہیں، جو اس میں سوار ہوا اس نے نجات پائی اور جو رہ گیا وہ غرق ہو گیا''

ایسے ہی حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ لکھتے ہیں: مَن تهاوَنَ بالآدَابِ عُوقِبَ بحرمانِ السُّنَةِ، ومَن تهاوَنَ بالسُّنَةِ عُوقِبَ بحِرمانِ الفرائِضِ، ومَن تهاوَنَ بالفرائِضِ عُوقِبَ بحِرمانِ المَعرِفةِ(۳)

''جو شخص آداب میں سستی کرتا ہے وہ سنت سے محرومی کی بلا میں گرفتار کیا جاتا ہے اور جو سنت میں سستی کرتا ہے اور اسے ہلکا سمجھتا ہے وہ فرائض کے چھوٹنے کی مصیبت میں مبتلا ہوتا ہے

(۱) صحیح بخاری، کتاب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، باب الاقتداء بسنن رسول اللہ ﷺ، حدیث: ۷۲۸۰

(۲) شمائل: ص ۳۲

(۳) تفسیر عزیزی، ص: ۴۳۲، سورۃ بقرہ

اور جو فرائض میں سستی کرتا ہے اور ان کو خفیف سمجھتا ہے وہ معرفتِ الٰہی سے محروم رہتا ہے۔‘‘

پیشوائے طریقت حضرت جنید بغدادی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ’’واصل الی اللہ ہونے کے بے شمار طریقے اور راستے ہیں؛ مگر مخلوق کے لئے تمام راستے بند ہیں، اس کے لیے صرف وہی راستہ کھلا ہوا ہے جو اتباعِ رسول ﷺ کی شاہراہ ہے۔ لہٰذا ہر وقت سنتوں کو زندہ کرنے کی نیت ہونی چاہئے اور عملی زندگی کو سنتوں کے حسن سے آراستہ کرنے کی ہر دن کوشش کرنی چاہئے، اور وہ حدیث یاد رہنی چاہیے جس میں نبی ﷺ نے احیائے سنت کے حوالہ سے یہ بشارت سنائی کہ ’’فرمایا کہ ’’بیٹا! یہ طرزِ عمل میری سنت ہے، اور جس نے میری سنت سے محبت کی تو اس نے مجھ سے محبت کی، اور جس نے مجھ سے محبت کی تو وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔‘‘

’’يَا بُنَيَّ إِنْ قَدَرْتَ أَنْ تصبح وتمسى لَيْسَ فِي قَلْبِكَ غِشٌّ لِأَحَدٍ فَافْعَلْ « ثُمَّ قَالَ: »يَا بنى وَذَلِكَ من سنتى وَمن أَحْيَا سُنَّتِي فَقَدْ أَحَبَّنِي وَمَنْ أَحَبَّنِي كَانَ مَعِي فِي الْجنَّة‘‘(۱)

ایک اور حدیث میں ارشاد فرمایا: ’’جس شخص نے میری امت کے فساد کے وقت میری سنت پر عمل کیا تو اس کے لیے سو شہید کا ثواب ہے۔

مَنْ تَمَسَّكَ بِسُنَّتِي عِنْدَ فَسَادِ أُمَّتِي فَلَهُ أجر مائة شَهِيد (۲)

خلاصۂ کلام: یہ تحریر ایک دعوتی پیغام ہے، مقصدِ تحریر اس عظیم ترین سنت کے اہتمام کی جانب توجہ دہانی ہے؛ کیوں کہ آج عوام تو عوام خواص تک اپنی غفلت اور سستی کی وجہ سے اس متواتر سنت کو چھوڑے ہوئے ہیں، ماڈرن اور بزعم خویش روشن خیال طبقہ اس کو معیوب سمجھتا ہے؛

---

(۱) مشکوۃ المصابیح، کتاب الایمان، حدیث: ۱۷۵

(۲) مشکوۃ المصابیح، کتاب الایمان، حدیث: ۱۷٦

حالانکہ نجات اور کامیابی کا راستہ اور وصول الی اللہ کی منزل اتباعِ سنت کے راستہ سے ہو کر گزرتی ہے، حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کی اتباع میں خاص برکت کا راز یہ ہے کہ جو شخص آپ ﷺ کی ہیئت (وضع) بناتا ہے اس پر اللہ تعالیٰ کو محبت اور پیار آتا ہے کہ یہ میرے محبوب کا ہم شکل ہے، پس یہ وصول کا سب سے اقرب طریق ہے (اللہ تک پہونچنے کا سب سے قریب راستہ ہے)(۱)

موجودہ دور میں (جہاں سنت بیزاری کا مزاج بڑھتا جارہا ہے) جو شخص اس سنت پر عمل پیرا ہوکر اسے زندہ کرے گا اور دوسروں کو ترغیب دے گا یقیناً وہ سو شہیدوں کے اجر وثواب کا مستحق ہوگا، سطور بالا میں احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں یہ بات واضح طور پر معلوم ہوگئی کہ مسواک کے کس قدر عظیم فضائل ہیں؛ حالانکہ یہ ایک سستا، آسان اور کم وقت طلب عمل ہے، اسکے باوجود جو شخص اس سے محروم رہا وہ یقیناً بدنصیب اور بدقسمت ہے۔

اللہ پاک ہمیں توفیقِ عمل عطا فرمائے اور اس عظیم ترین سنت کو زندہ کرنے اور رواج دینے کی توفیق ارزانی فرمائے آمین یارب العالمین۔

(۱) کمالاتِ اشرفیہ۔ بحوالہ مواعظِ دردِ محبت، ص:۱۶۸ از حکیم محمد اختر صاحب

مراجع ومصادر

نمبرشمار	اسمائے کتب	اسمائے مصنفین
۱	صحیح بخاری	امام محمد بن اسماعیل بخاریؒ
۲	صحیح مسلم	امام مسلم بن حجاج القشیریؒ
۳	سنن ترمذی	امام محمد بن عیسیٰ ترمذیؒ
۴	سنن أبي داود	امام ابوداؤدسلیمان بن اشعث سجستانیؒ
۵	سنن نسائی	امام ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب الخراسانی النسائیؒ
۶	سنن ابن ماجہ	امام ابوعبداللہ محمد بن یزید القزوینیؒ
۷	مسند احمد	ابوعبداللہ احمد بن محمد بن حنبل الشیبانیؒ
۸	مشکوۃ المصابیح	امام ولی الدین محمد بن عبداللہ خطیب تبریزیؒ
۹	مرقاۃ المفاتیح	علامہ علی بن سلطان محمد القاریؒ
۱۰	مصنف ابن ابي شیبہ	امام ابوبکر عبداللہ بن محمد بن ابن ابي شیبہؒ
۱۱	شمائل ترمذی	امام محمد بن عیسیٰ ترمذیؒ
۱۲	تفسیر عزیزی	حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ
۱۳	معارف الحدیث	حضرت مولانا منظور نعمانیؒ
۱۴	سنتِ نبوی ﷺ اور جدید سائنس	حکیم محمد طارق محمود چغتائی
۱۵	احکام اسلام عقل کی نظر میں	حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ
۱۶	اسوۂ رسول اکرم ﷺ	حضرت ڈاکٹر عبدالحئی صاحب عارفیؒ
۱۷	مسواک کا اہتمام کیجئے	مفتی جمال الدین صاحب قاسمی